ماہ رجب میں روزے رکھنا

(الصوم في شهر رجب)

(أردو -الأردية-Urdu)

فتوی

محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

ناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

الصوم في شهر رجب
(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

الناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كيا رجب ميں روزہ ركھنے كى كوئى خاص فضيلت آئى ہے ؟

الحمد لله:

اول:

ماہ رجب ان حرمت والے مہينوں ميں سے ايك ہے جن كے متعلق فرمان بارى تعالى ہے:

"يقينا اللہ تعالى كے ہاں كتاب اللہ ميں اسى دن سے جس دن سے اس نے آسمان و زمين كو پيدا كيا ہے مہينوں كى تعداد بارہ ہيں، اور ان ميں سے چار حرمت والے ہيں، يہى درست اور صحيح دين ہے، تم ان مہينوں ميں اپنے جانوں پر ظلم نہ كرو "(التوبۃ: ٣٦).

اور حرمت والے مہينے يہ ہيں:

رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، اور محرم.

اور بخارى و مسلم رحمہم اللہ نے ابو بكرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث بيان كى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سال ميں بارہ مہينے ہيں، ان ميں سے چار حرمت و ادب والے ہيں، تين تو مسلسل ہيں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، اور محرم، اور مضر كا رجب جو جمادى اور شعبان كے درميان ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (٤٦٦٢) صحيح مسلم حديث نمبر (١٦٧٩)

ان مہينوں كو دو وجہوں كى بنا پر حرمت والے مہينوں كا نام ديا گيا ہے:

۱ - ان مہینوں میں دشمن سے جنگ کرنا حرام ہے، لیکن اگر دشمن خود ابتدا کرے تو جائز ہے.

۲ - کیونکہ ان مہینوں میں حرمت پامال کرنی دوسرے مہینہ کے بنسبت زیادہ شدید ہے.

اور اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں ان چار مہینوں میں معاصی کے ارتکاب سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو"(التوبۃ: ٣٦)

حالانکہ ان مہینوں کے علاوہ باقی مہینوں میں بھی معاصی کا ارتکاب کرنا حرام ہے، لیکن ان مہینوں میں اس کی حرمت اور بھی زیادہ شدید ہے.

سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو".

یہ احتمال ہے کہ اس کی ضمیر بارہ مہینوں کی طرف جاتی ہو، اور اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ اس نے ہی بندوں کی تقدیر بنائی ہے، اور یہ کہ وہ اپنی عمر اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کے انعامات کا شکر کرتے ہوئے زندگی بسر کریں، اور اسے بندوں کی مصلحتوں میں بسر کریں، لہذا اس میں تم اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے اجتناب کرو.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ان چار حرمت والے مہینوں کی طرف جاتی ہو، اور یہ ان کے لیے ان چار مہینوں میں خصوصی طور پر ظلم کے ارتکاب کی نہی ہے، حالانکہ ہر وقت ظلم کرنے کی ممانعت ہے، اور ان چار مہینوں میں ظلم و ستم باقی مہینوں کی بنبست زیادہ شدید ہے. انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (۳۷۳).

دوم:

اور ماہ رجب میں روزہ رکھنے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ روزہ رکھنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے.

اور بعض لوگ جو یہ اعتقاد رکھتے ہوئے ماہ رجب میں خاص کر روزہ رکھتے ہیں کہ ان ایام میں روزہ رکھنا افضل ہے، شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی.

صرف اتنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرمت والے مہینوں میں (اور رجب بھی حرمت والے مہینوں میں شامل ہے) روزہ رکھنے کے استحباب کی دلیل ملتی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو بھی اور نہ بھی رکھو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (۲٤۲۸)، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

لہذا اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو پھر بھی یہ حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے، اور جو شخص اس بنا پر رجب میں روزہ رکھے، اور وہ باقی حرمت والے مہینوں میں بھی روزہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن صرف رجب کو روزے کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور خاص کر رجب کے روزے رکھنے میں ساری احادیث ضعیف ہیں

بلکہ موضوع ہیں، اہل علم ان میں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں کرتے یہ وہ ضعیف نہیں جو فضائل میں بیان کی جاتی ہیں، بلکہ ان میں سے عام احادیث موضوع کذب پر مشتمل ہیں.....

اور مسند وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت والے مہینوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے: اور حرمت والے مہینے یہ ہیں: رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، اور محرم.

تو یہ سب حرمت والے مہینوں میں ہیں نہ کہ خاص کر رجب میں. انتہی مختصرا

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (۲۵ / ۲۹۰).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" رجب کے روزے اور اس کی کچھ راتوں میں قیام کے متعلق جتنی بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری کذب اور بہتان ہیں" انتہی

ماخوذ از: المنار المنیف صفحہ نمبر (۹٦).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " تبیین العجب " میں لکھتے ہیں:

" ماہ رجب اور اس میں روزے رکھنے اور نہ ہی اس کے کسی معین دن میں روزہ رکھنے، اور نہ ہی اس میں کسی مخصوص رات کا قیام کرنے کی فضیلت کے متعلق کوئی صحیح حدیث وارد نہیں جو قابل حجت ہو" انتہی

دیکھیں: تبیین العجب (١١).

اور سید سابق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" رجب کے روزے رکھنے میں باقی مہینوں سے کوئی افضل نہیں، صرف اتنا ہے کہ ماہ رجب بھی حرمت والے مہینوں میں شامل ہے، اور خاص کر رجب کے مہینہ میں روزے کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، اور اس سلسلے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ قابل حجت نہیں ہے" انتہی

دیکھیں: فقہ السنۃ (١ / ٣٨٣).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ستائیس رجب کے روزے اور اس رات قیام کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" ستائیس رجب کا روزہ رکھنا اور ستائیس رجب کی رات قیام کرنا اور اس کی تخصیص کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (٢٠ / ٤٤٠).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب